Rs. 3/-

انٹیلی جنس بیورو کی مفروضہ رپورٹ کے حوالے سے ایکبار پھر

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی
جلد ۵۱ شمارہ ۲۶ ۲۸ جون تا ۴ جولائی ۲۰۰۲ء ۱۷ تا ۲۳ ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ

دینی مدارس کے خلاف

حکومت کی نئی مہم

ملت اسلامیہ کے لئے ایک لمحۂ فکریہ!

حکومت کو چاہئے کہ وہ قرطاس ابیض کے ذریعہ عوام کو بتائے کہ اس نے اب تک دینی مدارس میں کتنے آئی ایس آئی کے اڈے موجود پائے ہیں اور ان مدارس سے کتنے آئی ایس آئی ایجنٹوں کو گرفتار کیا ہے

ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہزاروں دینی مدارس اور دینی درسگاہوں کے خلاف فرقہ پرست طاقتوں کی مہم ایک طویل عرصہ سے جاری ہے۔ اس مہم کو سرکاری سرپرستی بھی اس طور پر حاصل ہے کہ جب جب کسی فرقہ پرست لیڈر کی طرف سے ان دینی اداروں پر انگلی اٹھائی جاتی ہے تو سرکاری مشنری بالخصوص مرکزی وزارت داخلہ اپنی خفیہ ایجنسیوں کو جن کے پاس غالباً کوئی کام نہیں رہ گیا ہے، ایک رپورٹ تیار کرنے پر لگا دیتی ہے تاکہ فرقہ پرستوں کی اس مہم میں وزن پیدا کیا جاسکے۔ حالانکہ ابھی تک تمام تر مطالبوں

کے باوجود جو پارلیمنٹ میں بھی بار بار کیے جاچکے ہیں اور پارلیمنٹ کے باہر بھی حکومت اور اس کی وزارت داخلہ نے اور فرقہ پرستوں نے اس الزام کے سلسلہ میں کوئی ایک ثبوت بھی مہیا نہیں کرسکی ہے مگر اسے کیا کہا جائے کہ ہماری مرکزی حکومت کو فرقہ پرستوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اس جمہوریت کو آگے بڑھانا ہوتا ہے کہ الزام بلا کسی ثبوت کے اسے لگا دیے گئے ہیں اور آج تک یہی ہوتا رہا ہے۔ دینی مدارس کے خلاف بار بار یہ بات دہرائی جارہی ہے کہ یہ ادارے آئی ایس آئی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ ان اداروں میں آئی ایس آئی کے ایجنٹ پناہ لیے ہوئے ہیں اور یہ مدارس دہشت گرد پیدا کرنے کی فیکٹریاں بنے ہوئے ہیں۔

ابھی تک صورت حال یہی تھی کہ جب کسی مسلم لیڈر یا تنظیم کی طرف سے یہ مطالبہ ہوتا تھا کہ اگر حکومت کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے تو وہ پیش کرے تو کہہ دیا جاتا تھا کہ حکومت کو ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ سرکاری سطح پر دینی مدارس کے خلاف جو مہم شروع کی گئی ہے وہ حکومت کی ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت کی گئی ہے۔ اس مرتبہ دینی مدارس پر صرف الزام ہی نہیں لگایا جارہا ہے بلکہ اس الزام کو حکومت کی خفیہ اطلاعات جمع کرنے والے ادارہ انٹیلی جنس بیورو کی رپورٹ کے ساتھ بھی جوڑا جارہا ہے۔

سرکاری ذرائع کے مطابق انٹیلی جنس بیورو نے حکومت کی وزارت داخلہ کو ایک رپورٹ پیش کی ہے جس میں ملک بھر میں پھیلے ہوئے مدارس کی تعداد، ان میں درس دینے والے اساتذہ، کام کرنے والے خادمین اور ان اداروں میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد وغیرہ کی تفصیل پیش کی گئی ہے۔ انٹیلی جنس رپورٹ میں ان تمام مدارس کو ناجائز بتاتے ہوئے وزارت داخلہ کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ان مدارس کے خلاف قانون بنا کر کوئی کارروائی کرے یا پھر انہیں بند کردے۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ان مدارس میں غیر ملکوں سے چندہ آتا ہے اور ان میں دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ کچھ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت اس رپورٹ کا گہرائی سے جائزہ لے کر ایک ایسا قانون بنانے پر غور کررہی ہے جس کے ذریعے ملک میں بڑھتے ہوئے ان غیر رجسٹرڈ دینی مدارس پر قابو پایا جاسکے۔ تاہم حکومت اس طرح کا قانون بنانے کا فیصلہ بھی بیورو کی اس سفارش کی بنیاد پر کررہی ہے کہ اس طرح کے دینی مدارس اور اداروں سے نپٹنے کے لیے ایسے کسی سخت قانون کی ضرورت ہے۔

انٹیلی جنس بیورو کی کوئی ایسی رپورٹ ہے یا نہیں اور حکومت اس پر کیا کرنا چاہتی ہے وہ قانون بنا کر ان دینی اداروں پر شکنجہ کسنا چاہتی ہے یا انہیں بند کرکے اپنی خبیث اور اسلام دشمن ذہنیت کا کھلا مظاہرہ کرنا چاہتی ہے۔ یہ سوالات اتنے اہم نہیں ہیں جتنا اہم سوال یہ ہے کہ اگر حکومت کے پاس اس طرح کے کوئی ثبوت ہیں تو وہ انہیں عوام کے سامنے کیوں نہیں لاتی؟ مسلمان رہنما اور مسلمانوں کی تنظیمیں بالخصوص جمعیۃ علماء ہند بار بار حکومت سے یہ مطالبہ کرتی رہی ہے کہ وہ دینی مدارس کے خلاف جو الزام تراشی کررہی ہے اس کا کوئی ثبوت تو پیش کرے اور اگر واقعی کسی جگہ اس طرح کا الزام صحیح ثابت ہوجاتا ہے تو پورے ہندوستان کے مسلمانوں میں شاید کوئی ایک مسلمان بھی اس کی حمایت نہ کرے گا۔ خود ہمارے وزیر داخلہ لال کرشن اڈوانی پارلیمنٹ میں بار بار کسی ثبوت کے نہ ملنے کا اعلان کرچکے ہیں لیکن اس کے باوجود خود ان کی وزارت داخلہ اگر بار بار اس الزام کو دہرا رہی ہے تو اسے وزارت داخلہ سے وابستہ افراد اور اداروں کی مسلم دشمنی کے علاوہ کیا کہا جاسکتا ہے۔

۱۹۹۹ء میں بھی اسی طرح کی شرانگیز ایک رپورٹ شائع کی گئی تھی جس کی بعد میں تردید کردی گئی تھی مگر اس مرتبہ جس انداز اور تیور کے ساتھ یہ بات سامنے لانے کی کوشش کی جارہی ہے اس سے

محمد سالم جامعی

معلوم ہوتا ہے کہ حکومت انتہائی ہوشیاری، چوکسی اور تیاری کے ساتھ میدان میں آ رہی ہے اور اس مرتبہ کچھ نہ کچھ کر گزرنے کے ارادے کے ساتھ سامنے آنا چاہتی ہے جو مسلمانوں کے لیے بالعموم اور مدارس دینیہ کے ذمہ داروں کے لیے بالخصوص تشویشناک ہے۔

مسلمانوں اور دینی مدارس کے ذمہ داروں کو کامل فرصت میں یہ بات بھی سمجھنی چاہیے کہ فرقہ پرست حکومت کی اس منظم اور منصوبہ بند تازہ مہم کے خلاف اسی منظم انداز میں کام کرنے کی ضرورت ہے جو آئینی اور دستوری ہے۔ دستور ہند نے اقلیتوں کو جو حقوق دیے ہیں انہیں ان کا مطالبہ کرنے اور ان کے حصول کیلئے جدوجہد کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ دستور ہند کے آرٹیکل ۳۰ کے تحت ۳۰ میں کہا گیا ہے کہ ہر مذہبی اقلیت کو اپنی مرضی کے مطابق تعلیمی ادارے قائم کرنے اور ان کا نظم ونسق چلانے کا حق ہے بلکہ اسی آرٹیکل کے تحت ۳۰ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت تعلیمی امداد کی ہے کہ ریاست کسی تعلیمی ادارے کو امداد دینے کے معاملہ میں اس بنیاد پر کوئی امتیاز روا نہ رکھے گی کہ وہ ادارہ کسی مذہبی یا لسانی اقلیت کے زیر انتظام ہے۔

گو اور اصل بات یہ ہے کہ دستوری حقوق کا مطالبہ اور ایجنسیوں کا بھی حق ہے کہ جب کہ پورا ہندوستان جانتا ہے کہ بار بار ایجنسیوں کے دعووں کو غلط

(باقی صفحہ ۹ پر)

امیر الہند مدظلہ تیزی کے ساتھ روبصحت

جیسا کہ پہلے خبر دی جاچکی ہے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کو دورہ لیبیا کے دوران کولہے کی ہڈی میں فریکچر آگیا تھا۔ حضرت والا الحمدللہ تیزی کے ساتھ روبصحت ہیں اور اسپتال سے اپنی قیام گاہ پر تشریف لے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت امیر الہند مدظلہ کا سایہ عاطفت تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے اور آپ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ آمین۔

افریقہ کے ایک اہم ملک فجی میں
اسلام کی روشنی پھیل رہی ہے

فجی کی راجدھانی کے ایک کونے میں واقع دھول بھرے بجلاس روڈ پر سُرمئی رنگ کی ایک عمارت پر انگریزی اور عربی زبان میں لکھا ہے لوسک الفتجہ کمیونٹی مسلمان جیسی وہاں ایک آدمی زمین پر جھاڑو لگا رہا ہے اور دروازے کی طرف آنے والے کو السلام علیکم کہتا ہے۔ پھر مسکرا کر مسجد میں اس کا استقبال کرتا ہے۔ اس جزیرائی ملک میں عام طور سے لوگ افریقی مذہب والا کے پیروکار ہیں مگر اب یہاں اسلام پھیل رہا ہے۔ تبدیلی مذہب کے بعد مسلمان ہونے والوں نے ملک میں ایک درجن کے قریب مراکز قائم کئے ہیں۔ ایسے ہی دو مراکز راجدھانی پورٹ لوبرس میں بھی قائم ہوئے ہیں۔ بڑے مسلم گروپوں کے افسران کا اندازہ ہے کہ فجی کی ۸۰ لاکھ کی آبادی میں سے ۳ سے ۵ ہزار کے درمیان مسلمان ہیں...

مسلمان ہو گئے ہیں۔ وہاں مسجد کے بانی امام عبدالعلی نے کہا کہ میں نے اسلام ۱۹۸۵ میں قبول کیا۔ ۱۹۸۵ میں مصر ... اسلام کی تبلیغ کے لئے ہی فجی واپس آیا تھا اس نے بتایا کہ ۱۹۹۳ میں مسجد کیلئے ہم نے زمین خریدی۔ فجی کے لوگ سچائی جاننے کے خواہاں ہیں اور اسلام انہیں صحیح راستہ دکھائے گا۔ اگر ہم پیغمبر اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں تو سب کچھ بدل جائے گا۔ فجی جیسے غریب ملک میں جہاں معیشت کی حالت خراب ہے، تفریق کی گئی ہے، سیاسی تشدد عام ہے، دو سال سے جاری انتخابی تنازع کی وجہ سے ۵۰ کروڑ ڈالر کی بین الاقوامی امداد بھی رکی ہوئی ہے لوگ ...

۱۱ ستمبر کے سانحے کے بعد ہندوستان میں مسلمانوں کو نشانہ بنایا گیا
ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ میں الزام

بقیہ: مجلس عاملہ

بقیہ: لمحۂ فکریہ

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جواہر القرآن

سورہ ہود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۴۵-۴۶

حضرت شیخ الہندؒ

○ اور پکارا نوح نے اپنے رب کو کہا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں میں اور بیشک تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے۔
○ فرمایا اے نوح وہ نہیں تیرے گھر والوں میں اس کے کام ہیں خراب سو مت پوچھ مجھ سے جو تجھ کو معلوم نہیں میں نصیحت کرتا ہوں تجھ کو کہ نہ ہو جائے تو جاہلوں میں سے۔

فوائد: —— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

ف۔ نوح علیہ السلام نے یہ کس وقت عرض کیا؟ کنعان کے غرق ہونے سے پہلے یا غرق ہونے کے بعد، دونوں احتمال ہیں۔ نیز کنعان کو اس کی منافقانہ وضع اور خوبی دیکھ کر اخلاقاً مومن سمجھتے تھے یا کافر سمجھتے ہوئے یہ کہ وہ رب العزت میں یہ درخواست کی۔ دونوں باتوں کا امکان ہے۔ اگر مومن سمجھ کر غرق ہونے سے پہلے عرض کیا تو مقصود یہ ہوگا کہ ظاہر اور وعدے کے موافق اس کو بچا لے ... اور اگر غرق ہونے کے بعد ... ہوا تو ... اصل حقیقت معلوم کرنے کی غرض سے ... طلب یا استفسار پیش کیا۔ یعنی خداوندا تو نے میرے گھر والوں کو بچانے کا وعدہ کیا تھا اور کنعان مومن ہونے کی وجہ سے "الا من سبق علیہ القول" کے استثناء میں بظاہر داخل نہیں ... پھر اس کے غرق ہونے کا کیا سبب ہے؟ ... کسی کو یہ خیال نہ ہو کہ ... بالکل مخفی اور مشتبہ تعلق ہیں ... وہ کسی کا یہ منصب ہے کہ ... کی تحقیق کے ... اطمینان کے لیے طرح طرح ... ہوں۔ جواب ملا یہاں گھر والوں میں سے نہیں جن کے بچانے کا وعدہ تھا بلکہ "الا من سبق علیہ القول" میں شامل ہے۔ کیونکہ اس کے عمل خراب ہیں ... کو بچشم فراست کی روشنی میں ... نام اور کفر کے ... حال تمہیں معلوم نہیں اس کے بارہ میں ہم سے ایسی درخواست ... کی کیفیت سے مطلب

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

صدرِ جمہوریہ کا انتخاب

جمہوریہ ہند کے بارہویں صدر کے انتخاب کی سرگرمیاں شروع ہوگئی ہیں۔ الیکشن کمیشن نے انتخابی پروگرام کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا ہے جس کے مطابق ۲۵ رجون تک نامزدگی کے پرچے بھرے جائیں گے۔ ۲۶ رجون کو پرچوں کی جانچ ہوگی۔ ۲۷ رجون کو نام واپس لئے جاسکیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ۱۵ رجولائی کو ووٹنگ کرائی جائے گی جس کے بعد ۱۸ رجولائی کو ووٹوں کی گنتی کے بعد نتیجہ کا اعلان کر دیا جائے گا اور پھر ۲۵ رجولائی کو منتخب صدر اپنے عہدہ کی ذمہ داریاں سنبھال لے گا۔

اس وقت ملک کے اس اہم اور سب سے عظیم عہدے کے انتخاب کے تعلق سے سیاسی سرگرمیاں پورے عروج پر ہیں این ڈی اے نے اپنے امیدوار کے طور پر معروف سائنسداں اور ہندوستان کے میزائل مین ڈاکٹر ابوالفاخر زین العابدین عبدالکلام کو میدان میں اتارا ہے جس کی تائید ملک کی تقریباً تمام اہم سیاسی پارٹیاں کر رہی ہیں جن میں کانگریس سماجوادی پارٹی اور تیلگو دیشم پارٹی بھی شامل ہیں جبکہ کمیونسٹ محاذ کی طرف سے معروف مجاہدۂ آزادی اور سبھاش چندر بوس کی فوج میں خواتین شعبہ میں کیپٹن کا عہدہ حاصل کرنے والی کیپٹن لکشمی سہگل کو امیدوار بنایا گیا ہے ان دونوں کے علاوہ اور بھی کئی لوگوں نے نامزدگی کے پرچے داخل کئے ہیں لیکن چونکہ ان کے لیے الیکشن کمیشن کی جاری کردہ شرائط پوری کرنا آسان نہیں ہوگا اس لیے ان کے پہلے ہی مرحلہ میں خارج ہو جانے کے واضح امکانات ہیں اس طرح قرین قیاس یہی ہے کہ اس عظیم عہدہ کے لیے مقابلہ ڈاکٹر عبدالکلام اور کیپٹن لکشمی سہگل کے درمیان ہی ہوگا۔

عہدۂ صدارت کے اس انتخاب میں کون کامیاب ہو کر راشٹرپتی بھون پہنچے گا حالانکہ حتمی طور پر ابھی کچھ کہنا مشکل ہوگا مگر بظاہر زیادہ امکان یہی ہے کہ بارہویں صدر کی حیثیت سے ڈاکٹر عبدالکلام ہی اگلے پانچ سال کے لیے راشٹرپتی بھون کو اپنا مسکن بنائیں گے۔

ہندوستان میں صدر جمہوریہ کا منصب ایک عظیم اور غیر متنازعہ منصب ہے جس کے لیے اتفاق رائے ہی زیادہ مناسب ہوتا ہے لیکن ہندوستانی جمہوریت کی پچاس سالہ تاریخ بتا رہی ہے کہ ۱۹۷۷ء کے صدارتی انتخاب کو چھوڑ کر جس میں مسٹر نیلم سنجیوا ریڈی کو بلا کسی مقابلہ کے اتفاق رائے سے صدر منتخب کیا گیا تھا باقی سب انتخابات میں مقابلہ بازی کا ہی منظر دیکھنے کو ملتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ جمہوریہ ہند کے اولین صدر جمہوریہ ڈاکٹر راجندر پرساد کو بھی مقابلہ کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

گزشتہ تین ماہ سے جب سے اس اہم عہدہ کا نیا انتخاب موضوع بحث بنا ہوا ہے تمام سیاسی پارٹیاں یہ راگ الاپ رہی تھیں کہ اس عظیم عہدہ کے وقار کو ملحوظ رکھتے ہوئے اتفاق رائے کی ضرورت ہے لیکن اسے ہم سیاسی عاقبت نااندیشی کے سوا اور کیا کہیں کہ اس زبانی جمع خرچ کے سوا کوئی بھی پارٹی اس سمت میں کوئی مثبت قدم نہیں اٹھا سکی۔

سچی بات یہ ہے کہ برسر اقتدار این ڈی اے کی ذمہ داری تھی کہ وہ خلوص دل کے ساتھ کسی ایک نام پر اتفاق رائے کی کوشش کرتا مگر چوبیس پارٹیوں کے اس چوں چوں کے مربے کی خود اپنی چوبیس خواہشات تھیں اس لیے غالباً این ڈی اے کی سب سے بڑی پارٹی بی جے پی نے بقیہ پارٹیوں کے اختلاف کا فائدہ اٹھا کر یہ موقع غنیمت سمجھا کہ اپنے من پسند سنگھ کے کیڈر کے کسی شخص کو اس منصب جلیلہ کے لیے پیش کر دیا جائے۔ بی جے پی ہائی کمان نے مہاراشٹر کے گورنر مسٹر پی سی الیگزنڈر کا نام طے بھی کر لیا تھا مگر عین وقت پر تیلگو دیشم پارٹی کے رہنما اور آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو جو نائب صدر جمہوریہ مسٹر کرشن کانت کو صدر جمہوریہ کی کرسی پر دیکھنا چاہتے تھے کی مخالفت کی وجہ سے بی جے پی کو یہ نام واپس لینا پڑا اور چونکہ کانگریس اور دوسری غیر بی جے پی پارٹیاں پہلے ہی الیگزنڈر کی مخالف تھیں اس لیے ظاہر ہے بی جے پی کا مقصد اتفاق رائے نہیں بلکہ اپنے امیدوار کو دوسری پارٹیوں کے سروں پر مسلط کر دینا تھا جس میں وہ بہرحال ناکام رہی اور اس کے بعد ہی وہ ڈاکٹر کلام کا نام سامنے لانے پر مجبور ہوئی۔

ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا نام وزیر اعظم مسٹر اٹل بہاری باجپئی کے سامنے مسٹر ملائم سنگھ نے گزشتہ ماہ اس وقت پیش کر دیا تھا جب وزیر اعظم نے مسٹر یادو کو اس موضوع پر گفتگو کے لیے مدعو کیا تھا لیکن چونکہ مسٹر باجپئی پر الیگزنڈر کا بھوت سوار تھا اس لیے انھوں نے اس نام کو نظر انداز کر دیا تھا مگر چونکہ خود این ڈی اے کی اہم معاون پارٹی تیلگو دیشم ان کے حق میں نہیں تھی اس لیے دوبارہ وزیر اعظم کو ڈاکٹر کلام کے نام کو آگے لانے پر مجبور ہونا پڑا جس کی کمیونسٹ محاذ کو چھوڑ کر باقی تمام سیاسی پارٹیاں بشمول کانگریس تائید کر رہی ہیں۔ کمیونسٹ محاذ کا بھی کہنا ہے کہ انھیں ڈاکٹر کلام کی شخصیت پر کوئی اعتراض نہیں ہے انھیں اعتراض مسٹر باجپئی کے نام پیش کرنے کے طریقے پر ہے۔ انھوں نے ڈاکٹر کلام کا نام بطور این ڈی اے امیدوار پیش کیا ہے جو اتفاق رائے کی اس پالیسی کے خلاف ہے جو اس عظیم عہدہ کے وقار کی متقاضی تھی اور اسی لیے انھوں نے لکشمی سہگل کو میدان میں اتارا ہے۔

اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ مسٹر اٹل بہاری باجپئی اور ان کے ساتھیوں نے صدارتی امیدوار کے سلسلہ میں جو طریقہ کار اختیار کیا ہے اس نے ڈاکٹر عبدالکلام جیسے عظیم انسان کی قدر و منزلت کو جو بڑھانے کی بجائے کم ہی کیا ہے۔ حق تو یہ تھا کہ مسٹر باجپئی مسٹر کلام کو بطور این ڈی اے امیدوار سامنے لانے کے بجائے انھیں تمام پارٹیوں کے متفقہ امیدوار کے طور پر سامنے لاتے ایسی صورت میں شاید کسی کے لیے بھی یہ ممکن نہ ہوتا کہ وہ ڈاکٹر کلام کی مخالفت کر سکتا مگر چونکہ مسٹر باجپئی عبدالکلام کے نام پر جو سیاسی کھیل کھیلنا چاہتے ہیں اس کے لیے انھوں نے اس عہدہ کی عظمت اور خود ڈاکٹر کلام کے وقار کو بھی نظر انداز کیا۔ ڈاکٹر کلام کو این ڈی اے کا امیدوار بنا کر دراصل گجرات کی حالیہ مسلم کشی کی وجہ سے پوری دنیا میں مسٹر باجپئی اور ان کی پارٹی بی جے پی اور ان کی آقا آر ایس ایس کی جو بدنامی ہوئی ہے وہ مسٹر عبدالکلام کے نام پر اسے دھونا چاہتے ہیں۔ وہ دنیا کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ اور ان کی پارٹی مسلم دشمن نہیں ہے۔ مسٹر باجپئی اور ان کی پارٹی کے کچھ لیڈر مسٹر عبدالکلام کو پیش کرنے کا کچھ اسی طرح پیش کر رہے ہیں جیسے ایک مسلمان کو صدر جمہوریہ کے عہدے کے لیے امیدوار بنا کر ہندوستان کے مسلمانوں پر کوئی بہت بڑا احسان کیا ہے۔ مسٹر باجپئی کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہندوستان کا مسلمان نہ تو پہلے کبھی اس خوش فہمی میں مبتلا تھا کہ کسی بڑے عہدہ پر کسی مسلمان کو بٹھا دینے سے ان کے مسائل کا کوئی حل نکل سکتا ہے اور نہ ہی آج مسلمان اس خوش فہمی میں مبتلا ہے۔

سابق وزیر اعظم مسٹر ایچ ڈی دیوے گوڑا کی یہ بات سو فیصد درست ہے کہ ڈاکٹر عبدالکلام کو صدر جمہوریہ منتخب کرانے کی مہم چلا کر بی جے پی اپنے ان گناہوں کو نہیں دھو سکتا جو اس نے گجرات کے مسلمانوں کے ساتھ کئے ہیں۔ انھوں نے صاف صاف کہا کہ گجرات میں جو کچھ بھی ہوا وہ حکومت کی پشت پناہی کے ساتھ چلنے والی دہشت گردی کی ایک مثال ہے۔

بہرحال اب ڈاکٹر عبدالکلام اپنا پرچہ نامزدگی داخل کر چکے ہیں اور کمیونسٹ محاذ کے علاوہ تمام سیاسی پارٹیوں نے ان کی تائید کی ہے جس سے یہ بات صاف نظر آ رہی ہے کہ ڈاکٹر کلام بڑی زبردست اکثریت کے ساتھ اس عہدہ جلیلہ کے لیے منتخب ہو جائیں گے۔

ڈاکٹر عبدالکلام بلاشبہ ایک غیر سیاسی شخصیت ہیں۔ ان کا کبھی بھی کسی سیاسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔ اس طرح یہ انتخاب ان کی بڑی آزمائش بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ سیاسی طور پر دیکھا جائے تو کسی کے راشٹرپتی بھون پہنچنے پر بعض شاطر سیاستداں اپنے سیاسی اور مفادات کیلئے اس کا استعمال کرتے ہیں جن سے انھیں کافی ہوشیار رہنا ہوگا۔ صدر جمہوریہ آئین اور دستور کا محافظ ہوتا ہے اور اگر کسی خاص گروہ یا مفادات کا حامی ہو جائے تو پھر ملک کا خدا ہی حافظ ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ڈاکٹر عبدالکلام نے جس طرح ملک کو دفاعی طاقت بنانے میں نمایاں کام کیا ہے اسی طرح وہ اپنی ہمہ صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے اس عہدہ جلیلہ کے فرائض بھی شاندار طریقہ پر انجام دیں گے۔ اسی امید کے ساتھ ہم ڈاکٹر عبدالکلام کو عہدۂ صدارت کے لئے ان کی نامزدگی پر اپنی نیک خواہشات پیش کرتے ہیں۔ □□

کمیونسٹ پارٹیوں نے عبدالکلام کی حمایت نہ کرکے زبردست بھول کی ہے

سماجوادی پارٹی کے جنرل سکریٹری چودھری امر سنگھ کا ایک اہم انٹرویو

جمہوریہ ہند کی صدارت کے لیے ... [illegible]

[illegible]

■ کمیونسٹ پارٹیوں کے ساتھ آپ کل تک کے آر نارائنن کو صدر کے انتخاب میں دوبارہ کھڑا کرنے کی حمایت کررہے تھے پھر اچانک عبدالکلام کی حمایت میں آپ یہاں تک آگئے کہ لوک مورچہ کے ختم ہونے کی بھی پروا نہیں کی؟

■ [illegible]

[illegible]

ہندوستان و پاکستان کی فوجی طاقت کا موازنہ

پاکستان	ہندوستان
بری فوج	
[illegible]	[illegible]
ساز و سامان	
[illegible]	[illegible]
بحریہ	
[illegible]	[illegible]
ساز و سامان	
[illegible]	[illegible]
فضائی طاقت	
[illegible]	[illegible]
میزائل	
[illegible]	[illegible]

[illegible]

(باقی صفحہ ... پر)

مساوات، جمہوریت اور انصاف کی بنیاد پر اقلیتوں کا ایک محاذ بنایا جائے

وزیراعظم کو مطالبات پر مشتمل ایک میمورنڈم پیش کیا جائے

مطالبات منظور نہ ہونے پر سول نافرمانی تحریک چلائی جائے

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند منعقدہ ۲۰، ۲۱ جولائی ۲۰۰۲ء کے اہم فیصلے

نئی دہلی — ۲۰ جولائی، آج یہاں مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کا ایک اہم اجلاس امیرالہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند کی صدارت میں ملک و ملت کو درپیش اہم مسائل پر غور و خوض اور فیصلوں کے بعد ختم پذیر ہوگیا۔

مجلس عاملہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند نے سابقہ کارروائی پڑھ کر سنائی اور صدر محترم دامت برکاتہم نے اس پر توثیقی دستخط ثبت فرمائے۔

مجلس عاملہ کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے امیرالہند مدظلہ نے فرمایا کہ ملک کو دستور خطرہ میں ہے اور کسی وقت بھی خانہ جنگی ہوسکتی ہے اور گجرات میں جو کچھ ہوا اسے پورے ملک میں دہرانے کی کوشش کی جارہی ہے بلکہ حکومت کی طرف سے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہورہی ہے۔

حضرت صدر محترم مدظلہ نے فرمایا کہ دینی مدارس کو مسلسل نشانہ بنایا جارہا ہے، حالانکہ دہشت گرد ہندو تنظیموں اور دوسرے مقامات سے ہیں، جگہ جگہ دینی مدارس کو بند کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ایسے حالات میں ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہیں بیٹھ سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان زندہ رہنے کے لئے تیار ہو جائیں تو ملک کی اکثریت ان کا ساتھ دے گی۔ اقلیتیں اس ملک میں باہمی متحد ہیں، اگر اس کے خلاف لوگ ہی دستور کی حفاظت کے لئے تیار ہو جائیں تو ملک بچ جائے گا۔ آپ نے دور دے کر کہا کہ مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ شریعت پر کاربند ہوں اور دوسروں کے حقوق کا احترام کریں۔ ایک صورت ہے، اور دوسری صورت یہ ہے کہ ہم احتجاج کے لئے آمادہ ہو جائیں۔ اور اسی لئے مجلس عاملہ سے حضرت صدر محترم مدظلہ نے سوال کیا کہ موجودہ صورتحال کا کیسے مقابلہ کیا جائے اور کیسے مسلمانوں کو بچایا جائے؟

حضرت صدر محترم مدظلہ نے تجویز پیش فرمائی کہ موجودہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تمام اقلیتوں کو متحد کرنے کی کوشش کی جائے۔ اس ضمن میں حضرت والا نے کافی اہم ملاقاتوں کا تذکرہ فرمایا اور کہا کہ وہ صرف اقتدار چاہتے ہیں اور اقتدار کے لئے وہ کچھ بھی کرسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت دلتوں کا ایک طبقہ اصولوں کی بنیاد پر ہم سے بات چیت کرنا چاہتا ہے مگر اس راہ میں کافی دشواریاں حائل ہیں اور ذات پات کے جھگڑے دور ہونے ضروری ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ دلتوں کے درمیان کام کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء کے ساتھ جو بھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر رہنا چاہتا ہے اس کا خیر مقدم ہے۔

مولانا مدنی نے جذباتی انداز میں فرمایا کہ ہمارے ملک کی آزادی کے لئے ہمارے بزرگوں نے قربانیاں دی ہیں اور اب عزت کی زندگی گذارنے کے لئے بھی قربانی دینی ہوگی۔

مجلس عاملہ نے حضرت صدر محترم مدظلہ کی اس تجویز پر اتفاق کیا اور طے پایا کہ مساوات، جمہوریت اور انصاف کی بنیاد پر اقلیتوں کا ایک محاذ بنانے کے لئے جدوجہد کی جائے۔ جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی مولانا سید محمود مدنی نے دہلی میں محاذ بنانے کی کوششوں کے سلسلہ میں رپورٹ مجلس عاملہ کے سامنے پیش کی۔ مجلس عاملہ نے اس مرکز کے قیام کی منظوری دی۔

اسی دن نماز مغرب کے بعد دوسری نشست کا آغاز کرتے ہوئے صدر محترم دامت برکاتہم نے فرمایا کہ ملک کے موجودہ حالات ناقابل برداشت ہو چکے ہیں۔ آر ایس ایس کا بانی ہٹلر اور مسولینی سے متاثر تھا، اس نے انہیں کا طریقہ اپنایا کہ جس طرح مسلمانوں کو بھی دبایا گیا ہے اسی طرح منصوبہ بند طریقے سے ہندوستان میں مختلف تحقیقاتی کمیشنوں نے آر ایس ایس کو مجرم ٹھہرایا ہے، مگر آج تک اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی، اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ اقلیتیں بیدار ہوں اور کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کریں جو ملک کے ضمیر کو بیدار کرسکے اور آج کے اندھے بہرے بنے ہوئے حکمرانوں کے لئے تازیانہ عبرت ثابت ہو۔

مجلس عاملہ نے طے کیا کہ اقلیتوں کے مطالبات پر مشتمل ایک میمورنڈم وزیراعظم کو پیش کیا جائے اور اگر حکومت اس پر کوئی خاطر خواہ توجہ نہ دے تو اس کے خلاف سول نافرمانی کی تحریک چلائی جائے۔

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود مدنی نے میمورنڈم کا مسودہ پڑھ کر سنایا، اس کے ساتھ مجلس عاملہ کے سامنے مطالبات کی فہرست بھی پیش کی۔ مجلس عاملہ نے منظوری دی۔

۲۱ جون کو صبح ۹ بجے مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کی تیسری نشست زیر صدارت امیرالہند مدظلہ منعقد ہوئی۔ حضرت امیرالہند مدظلہ نے سول نافرمانی تحریک کے خد و خال کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک کو کامیاب بنانے کیلئے ابھی سے تیاری شروع کردی جائے۔ ایسے جذبہ کو تیار کیا جائے اور ان میں قربانی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

آپ نے فرمایا کہ انگریزوں کے دور میں سکھوں نے زبردست قربانیاں دے کر گوردوارہ پربندھک ایکٹ بنوایا تھا۔ اسی طرح اپنے مطالبات منوانے کے لئے اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کو بھی قربانی دینے کے لئے تیار رہنا ہوگا۔ انگریزوں کے دور حکومت میں ہندوستانیوں کی جو حالت تھی وہی حالت آج کے دور میں مسلمانوں کی ہے۔ اگر ہم ایسے حالات میں خاموش تماشائی بنے رہے تو ایسے ذمہ دار ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کے اندر اس تحریک کے لئے سب کو تیار کرلیا جائے گا۔

مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند نے تحریک سول نافرمانی چلانے کیلئے امیرالہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی سربراہی میں درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دی۔

۱۔ امیرالہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند۔

۲۔ مولانا سید محمود مدنی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء ہند۔

۳۔ مولانا حبیب الرحمن قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند۔

۴۔ مولانا سید ارشد مدنی استاذ دارالعلوم دیوبند۔

۵۔ جناب اوت راج چیئرمین ایس سی ایس ٹی فیڈریشن۔

مجلس عاملہ نے مولانا محمد اقبال قاسمی اور مفتی محمد اشفاق صاحب کو مرکزی کوآرڈینیٹر منتخب کیا جو تحریک کے دوران مرکزی دفتر میں مقیم رہیں گے۔

مجلس عاملہ نے ملک کے مختلف صوبوں اور علاقوں کیلئے مندرجہ ذیل حضرات کو ذمہ دار بنایا۔

یوپی کے مشرقی اضلاع کیلئے مولانا عبدالباری صاحب، مولانا حیات اللہ صاحب، مولانا متین الحق اسامہ کو کنوینر مقرر کیا گیا۔ مغربی اضلاع کیلئے حافظ محمد صدیق صاحب، قاری شوکت علی صاحب، مولانا سید ارشد مدنی اور مولانا مفتی محمد سلمان منصورپوری کو ذمہ دار بنا کر قاری شوکت صاحب کو کنوینر منتخب کیا گیا۔

گجرات کیلئے مولانا عبدالرحیم، مولانا نور محمد اور مولانا خالد کو ذمہ دار بنایا گیا۔

دہلی کو تین حصوں میں تقسیم کرکے حاجی میاں فیاض الدین حاجی ہوٹل والے، مفتی ظفرالدین اور ڈاکٹر سعیدالدین کو ذمہ دار بنایا گیا۔

گجرات کیلئے جناب محمد حنیف وہرا گودھرا، مولانا احمد دیولہ، مفتی محمود، جناب اسماعیل دیدار، جناب نثار ہاک بکری والا، مفتی احمد نات، مولانا نثار احمد، جناب ابراہیم صدیقی، پروفیسر نثار انصاری اور مولانا شفیع گجراتی کو ذمہ دار بنا کر مولانا احمد دیولہ کو کنوینر منتخب کیا گیا۔

راجستھان کے لئے مولانا عبدالرشید پوکرن، مولانا نصیب الدین، مولانا اسعدالدین اور مولانا محمد قاسم کو ذمہ دار بنایا گیا۔

مہاراشٹر کیلئے الحاج شمس الدین اعظمی، جناب محمد زاہد خطیب، مولانا مستقیم احسن اعظمی، مفتی محمد اسماعیل و جناب عبدالکریم صدیقی، قاری محمد ایوب اور مفتی خلیل الرحمن کو ذمہ دار بنایا گیا۔

آندھرا پردیش کیلئے حافظ پیر شبیر صاحب، مولانا عبدالعزیز، مفتی غیاث الدین، شفیق احمد صابر، ڈاکٹر عبدالرحمن، مفتی محمد معصوم ثاقب، مولانا برکت اللہ اور مولانا سید اکبر علی کو ذمہ دار بنا کر جناب محمد صابر کو کنوینر منتخب کیا گیا۔

مدھیہ پردیش کیلئے مولانا مفتی عبدالرزاق جناب منظور کلیم، جناب شاہد اللہ، جناب تیر خان، حافظ محمد تقی، مولوی افتخار احمد ندوی، مولوی محمد طفیل، مولوی محمد شاکر، مفتی ابوالکلام، مولانا عبدالرحمن اور مولانا ہارون رشید (ایڈوکیٹ) پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جس کے کنوینر مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب ہوں گے۔

بہار کیلئے مولانا اصغر صاحب، جناب حسن احمد قادری، مولانا قمر الحسن، ڈاکٹر احتشام الحق اور مولانا محمد قاسم کو ذمہ دار بنایا گیا۔ جناب حسن احمد قادری کنوینر ہوں گے۔

جھارکھنڈ کیلئے مولانا محمد اقبال قاسمی، مولانا احمد کبیر، مولوی محمد منصور، حاجی حارث اور جناب عبدالقیوم کو ذمہ دار بنایا گیا۔

مغربی بنگال میں مولانا محمد صدیق اللہ چودھری کنوینر بنائے گئے۔

آسام کیلئے مولانا عبدالرشید، مفتی خیر الاسلام، جناب علی، مولانا عطاء الرحمن، حافظ بشیر احمد اور حاجی پرہان صاحب ذمہ دار ہوں گے۔ حافظ بشیر احمد صاحب کنوینر ہوں گے۔

کرناٹک کیلئے مولانا قربان علی، ڈاکٹر ظفر الاسلام، جناب تنبیر ساوات، حاجی سراج احمد انور محمد اور مولانا نعیم رشادی کو ذمہ داری دی گئی۔

یہ بھی طے کیا گیا کہ صوبائی کمیٹیاں اپنے کنوینر منتخب کریں گی۔

تقریباً گیارہ بجے صدر محترم دامت برکاتہم کی پرخلوص دعا پر مجلس عاملہ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس عاملہ کے اس اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی۔

امیرالہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند، حضرت مولانا مرغوب الرحمن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا سید ارشد مدنی صاحب ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند، مولانا حبیب الرحمن صاحب قاسمی استاذ دارالعلوم دیوبند، مولانا قاری محمد عثمان صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند، مولانا عبدالعلیم فاروقی لکھنؤ، مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب صدر جمعیۃ علماء مدھیہ پردیش، مولانا قاری شوکت علی صاحب ویٹ، حافظ محمد صدیق صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء یوپی، حاجی شمس الدین صاحب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر، محمد حنیف وہرا گودھرا گجرات، حافظ شبیر احمد صاحب صدر جمعیۃ علماء آندھرا پردیش، الحاج حسن احمد قادری پٹنہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء بہار، حضرت مولانا سید محمود مدنی ناظم

(باقی صفحہ ۹ پر)

جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے آر ایس ایس، وی ایچ پی، بجرنگ دل اور اقلیت مخالف سرگرمیوں کے خلاف مرحلہ وار مہم کا آغاز

ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند مولانا سید محمود مدنی کا بیان

جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید محمود مدنی نے ملک میں آر ایس ایس اور اس کی ذیلی تنظیموں، وشو ہندو پریشد، بجرنگ دل وغیرہ کی اقلیت مخالف سرگرمیوں پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے اس پر مرکزی و صوبائی سرکاروں کی طرف سے کارروائی نہ ہونے پر سخت افسوس ظاہر کیا۔ گجرات کے فسادات اور مقامات پر ہونے والی کارروائیوں کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نہایت افسوسناک ہے کہ ان کی سرگرمیوں پر روک لگانے کی بجائے انہیں کھلی چھوٹ دی جارہی ہے۔ ... [illegible]

مولانا محمود مدنی نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند نے اقلیتوں کے ساتھ مل کر مساوات، جمہوریت اور انصاف کی بنیاد پر ایک محاذ بنانے کا فیصلہ کیا ہے ... [illegible]

... مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند نے ... [illegible] ... کئے گئے۔

مجلس عاملہ نے ... [illegible] ... کے خلاف قرارداد منظور کی۔ ... علاقائی کانفرنس کے متعلق سے مجلس ... [illegible]

جمہوریہ ہند کا بارھواں صدارتی انتخاب

کس طرح

این ڈی اے میں درون خانہ سیاسی شطرنج

اسے خدا کی مہربانی کہیں، قسمت کا کھیل، جمہوریت کا کمال کہ جن کے برسوں پرانے منصوبے تھے، جن کے بھاری بھرکم ... [illegible] ... ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا صدر جمہوریہ بننا ... [illegible]

[illegible]

راشٹرپتی بھون: ایک شاندار عمارت

● ۱۹۱۱ء میں دلی دربار نے فیصلہ کیا کہ ہندوستان کی راجدھانی کلکتہ سے دلی منتقل کر دی جائے ... [illegible]

[illegible]

کیسے سامنے آیا کلام کا نام

[illegible]

اس عزت افزائی

صدارتی عہدے کے امید

[illegible]

مقابلہ ہی رہا ہے صدارتی انتخاب کی روایت

[illegible]

عالم اسلام

فلسطین کو آزاد مملکت کا درجہ دیا جائے۔ مبارک

مصر کے صدر حسنی مبارک نے امریکی صدر جارج بش سے کہا ہے کہ فلسطین کو جلد سے جلد آزاد مملکت کا درجہ دیا جائے تاکہ فلسطین کے صدر یاسر عرفات کو اصلاحات شروع کرنے کا موقع ملے۔ انہوں نے امریکی صدر کو متنبہ کیا کہ جب تک فلسطینی عوام کو یہ محسوس نہیں ہوگا کہ امن کی امید ہے اور امن بحال ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں اس وقت تک تشدد کا سلسلہ نہیں رکے گا ... [illegible]

شاہ فہد کو روس آنے کی دعوت

روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے سعودی عرب کے شاہ فہد کو روس کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ نووستی پریس ایجنسی کے مطابق شاہ فہد کو تحریر کردہ خط میں مسٹر پوتن نے کہا ہے کہ روس مشرق وسطی کی صورتحال میں بہتری لانے اور اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے درمیان پھر سے بات چیت شروع کرانے میں ہر طرح کی مدد دینے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ روس سلامتی کونسل کی تجویز نمبر ۱۴۰۲ پر پوری طرح عمل کئے جانے کے حق میں ہے۔

ڈیم منہدم، بڑی تعداد میں ہلاک ہونے کا اندیشہ

وسطی شام میں ایک ڈیم ٹوٹ جانے سے کافی تعداد میں لوگوں کے مارے جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بہت سے دیہاتوں میں پانی بھر جانے کی وجہ سے زبردست جانی و مالی نقصان ہوا ہے۔ ... [illegible] ... جب یہ ڈیم ٹوٹا تو ۶۵۰ ... [illegible]

مخالف پارٹیاں حکومت سے گفتگو کرنے پر تیار

پاکستان کی اہم سیاسی جماعتیں ہندوستان کے ساتھ سرحد پر کشیدگی کے سوال پر گفتگو کرنے کے لیے رضامند ہو گئی ہیں۔ ... [illegible]

کرزئی منتخب

افغانستان میں ہونے والے لویہ جرگہ میں ... [illegible] ... افغانستان کے سابق بادشاہ ظاہر شاہ کی طرف سے اپنا نام واپس لے لینے کے بعد سابق صدر برہان الدین ربانی نے بھی ... [illegible] ... افغانستان کے صدر بن گئے ہیں۔

کالمی خبریں

ترش پر تنقید مہنگی ثابت ہوئی

[illegible]

لندن کی سڑکوں پر پھر ٹرام چلانے کا فیصلہ

[illegible]

۲۰۰ لوگ مارے گئے

[illegible]

برطانوی صحافی رہا

[illegible]

...ویز ہوا عبدالکلام کا نام

...کہانی ہری شنکر ویاس کی زبانی

[illegible]

صدر جمہوریہ کا محافظ دستہ

[illegible]

کس طرح معمولی سے غیر معمولی بنے عبدالکلام

[illegible]

...میں بہت خوش ہوں

...جے عبدالکلام کا انٹرویو

[illegible]

غیر مقلدین ذرا سوچیں تو سہی

مولانا ابوبکر غازی پوری

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ صحیح العقیدہ نہیں تھے

سلفی غیر مقلدین کی نئی تحقیق

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جن کی ولایت ہر حلقہ میں مسلم ہے، اور جن کا صاحب کشف و کرامات ہونا زبان زد خلائق ہے، غیر مقلدین سلفی ان کے بارے میں ابھی یہ تحقیق پیش کر رہے ہیں کہ وہ صحیح العقیدہ مسلمان بھی نہ تھے، اور ان کا تعلق اہل سنت والجماعت سے تھا، وہ اہل سنت والجماعت سے خارج تھے۔ ان کے افکار و خیالات کتاب و سنت سے ہم آہنگ نہ تھے بلکہ اس کے خلاف تھے۔ چنانچہ جواب چودھویں صدی ہجری کے ختم پر غیر مقلدین فضلاء نے اس تحقیق کا بیڑہ اٹھایا ہے۔

سعودی عرب کے جامعات میں پی ایچ ڈی کی کھیپ کی کھیپ تیار ہو رہی ہے، وہاں پی ایچ ڈی ایک کا عام طور پر موضوع اس قسم کا ہوتا ہے کہ فلاں جماعت حق ہے یا ناحق، وہ بندوں کے عقائد درست ہیں یا نادرست، متقدمین اور اشعریہ کے عقائد و محققین کو اہل سنت کہا جائے یا نہیں، اسلام کے فلاں فلاں بزرگ، امام شیخ الشیوخ تھے یا ان کا عقیدہ فاسد تھا، اور ان پی ایچ ڈی والوں کا معیار تحقیق یہ ہوتا ہے کہ جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ابن قیم اور شیخ ابن عبدالوہاب کے عقائد کے موافق ہو وہی صحیح مسلمان ہے، یعنی جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کو ناجائز اور سفر کو حرام کہتا ہو، اس طرح وہ کہ کرسی اور عرش کی جگہ پر اس کا وجود نہیں، جو اللہ کے لیے جہت کا قائل ہو، جو بزرگوں کی نیکیوں کے تبرکات سے برکت حاصل کرنے کو حرام قرار دے، جو اس کا قائل ہو کہ نبی اور غیر نبی کسی کا بھی توسل اختیار کرنا اور ان کی ذات کو وسیلہ بنا کر اللہ سے دعا کرنا حرام ہے، جو حیات انبیاء کا قائل نہ ہو، جو تصوف کو تمام گمراہی کی جڑ قرار دے، جس کا عقیدہ یہ ہو کہ دنیا کی کوئی جگہ جن کا تعلق کسی نبی، پیغمبر یا اللہ کے ولی سے ہو اس کی کوئی خصوصیت نہیں ہے، حتی کہ جو جگہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہو اس کی بھی کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ غرض جو اس قسم کے عقائد میں غیر مقلدین کا ہم نوا ہو وہی اہل سنت والجماعت ہے، اور جو ان باتوں میں غیر مقلدین سے اختلاف کرتا ہے وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہے یا کم از کم وہ ان کے اہل سنت والجماعت کا فرد نہیں ہے۔ اس بنا پر غیر مقلدین نے آج کل اس کا فیصلہ لے رکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کے عقائد و افکار کی چھان بین کریں اور ان کے مسلمان ہونے یا نہ ہونے یا ان کے اہل سنت والجماعت میں سے ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کریں۔ اور یہ کام آج کل سعودیہ کے جامعات میں بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔

میرے سامنے اس وقت ایک کتاب ہے جس کا نام ہے: الشیخ عبدالقادر الجیلانی و آراؤہ الاعتقادیۃ والصوفیۃ۔ اس کے لکھنے والے ایک صاحب ہیں جو تحریر کی آئی ہیں، ان کا پیدائشی نام سعید بن مسفر القحطانی ہے، اور اصل نام ہے ڈاکٹر سعید بن مسفر بن مفرح القحطانی، مذکورہ کتاب انہیں کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے۔ متوسط سائز کی جلد میں چھ سو اڑتالیس صفحات پر مشتمل ہے۔ اور سعودیہ سے شائع ہوا ہے، اس مقالہ کی تیاری بجواب کتابی شکل میں ہمارے سامنے ہے، جو سعودیہ جامعۃ ام القری مکۃ المکرمۃ کے فاضل اساتذہ کی زیر نگرانی ہوئی ہے۔

اس پوری کتاب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ آدھے ہی اہل سنت والجماعت تھے، اس لیے کہ ان کے بہت سے عقائد مبتدعانہ یعنی اہل بدعت کے تھے اور اس لیے کہ شیخ عبدالقادر جیلانی پر تصوف کا بھی غلبہ تھا جو ساری برائیوں کی اصل اور جڑ ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانی بس آدھے عقائد میں مسلمان تھے جن کی موافقت شیخ الاسلام ابن تیمیہ سے ہوتی ہے اور جہاں جہاں وہ ابن تیمیہ کے عقیدے سے باہر ہوئے ان کی مسلمانیت مشکوک اور باطل ہوئی اور ان کا اسلام ناقص اور ناکمل۔ ایک جگہ ارشاد ہوتا ہے:

ولما كانت العصمة للانبياء فقط، وغيرهم معرض للخطاء والزلل فقد وقع الشيخ عبدالجيلاني

في كثير من البدع العملية التي سوف نوردها و نتحدث عنها بالتفصيل (ص ۳۲۹)

یعنی چونکہ عصمت صرف انبیاء ہی کے لیے ہے، انبیاء کے علاوہ سب ہی غلطی اور لغزش کا شکار ہوتے ہیں اس وجہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی بھی بہت سی عملی بدعتوں میں پڑ گئے تھے جس کا بیان ہم تفصیل سے کریں گے۔

اور اس کے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ان بہت سی عملی بدعتوں کا بیان بہت تفصیل سے کر کے ان کا بدعتی ہونا ثابت کیا ہے، اس طرح بہت چالاکی سے اور اللہ کو ہم سے کران کو گمراہ بتایا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: وكل بدعة ضلالة یعنی ہر بدعت گمراہی ہے، جب ہر بدعت حدیث شریف کی رو سے گمراہی ہے تو بہت سی بدعتوں کا مرتکب گمراہ کیوں نہیں ہوگا، اس طرح جس کی ولایت مسلم تھی اور جو ولی کامل تھا، پی ایچ ڈی والوں کی تحقیق میں معاذ اللہ بدعتی اور گمراہ قرار پا رہا ہے۔

ان پی ایچ ڈی والے صاحب کے نزدیک شیخ جیلانی کی پہلی بدعت یہ ہے کہ وہ اس کے قائل ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز و درست ہے۔

اتنا کہہ جو عمل ساری امت کے نزدیک مبارک ترین عمل ہے وہی عمل ان سلفیوں اور غیر مقلدین کے نزدیک حرام اور بدعت ہے۔ ان غیر مقلدین کے علمی افلاس کا عالم یہ ہے کہ وہ قبر مبارک کی زیارت کے لیے اس حدیث کو دلیل بناتے ہیں: لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد یعنی آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر کرنا صرف تین مسجدوں کا جائز ہے، مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی۔ اس کا نام ہے مارو گھٹنا پھوٹے سر، حدیث میں مساجد کا ذکر ہے، اور غیر مقلدین اس سے قبر مبارک کی زیارت کی حرمت ثابت کرتے ہیں۔ اور ان غیر مقلدوں نے اپنی عقل کو طاق پر رکھ کر یہ بات محض ابن تیمیہ کی تقلید میں کہتے ہیں۔ چنانچہ ان پی ایچ ڈی والے صاحب نے بھی ابن تیمیہ ہی کے استدلال کو اپنی دلیل بنایا ہے۔ حالانکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کی علمی جلالت کا اعتراف کرتے ہوئے بلاشک و شبہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ یہ ابن تیمیہ کا ایسا تفرد ہے کہ ابن تیمیہ کو اس سے توبہ کر لینی چاہئے تھی، اور اللہ سے استغفار کرنا چاہئے تھا۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وهي من ابشع المسائل المنقولة عن ابن تيمية ومن جملة ما استدل به على دفع ما ادعاه غيره من الاجماع على مشروعية زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم.

یعنی ابن تیمیہ سے جو اس قسم کے مسئلے منقول ہیں ان میں ان کا یہ بدترین مسئلہ ہے۔ ابن تیمیہ کے استدلال کے باطل ہونے پر جو دوسروں کی دلیل ہے وہ یہ ہے کہ آنحضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے مشروع ہونے پر اجماع ہے۔

پھر حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

فانها من افضل الاعمال واجل القربات الموصلة الى ذي الجلال وان مشروعيتها محل اجماع بلا نزاع (فتح الباری ص ۶۶ ج ۳)

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت افضل اعمال میں سے ہے اور ان عبادتوں میں سے ہے جو اللہ ذوالجلال کی طرف پہنچانے والی ہے، اور اس کا مشروع ہونا بلا کسی اختلاف کے امت کا اجماعی فیصلہ ہے۔

اور ابن تیمیہ نے جس حدیث سے استدلال کیا ہے اور ان کی تقلید میں سارے غیر مقلدین اس حدیث کو رٹتے رہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے سفر کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں، اس کا مطلب حافظ ابن حجر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

لا تشد الرحال الى مسجد للصلوة فيه الا الى الثلثة فيبطل بذلك قول من منع شد الرحال الى زيارة القبر الشريف وغيره من قبور الصالحين. (ایضاً)

یعنی حدیث مذکور کا مطلب یہ ہے کہ ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں نماز پڑھنے کی غرض سے سفر کرنا جائز نہیں ہے، اس مطلب کی وجہ سے ان کا قول باطل ہو جاتا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف یا کسی دوسرے صالحین کی قبروں کی زیارت کے لیے سفر کرنے سے منع کرتے ہیں۔

پھر اس دلیل سے بھی ان لوگوں کی تردید نقل کیا ہے جو قبر شریف یا کسی اور اللہ والے کی قبر کی زیارت کے لیے سفر کرنے کو منع کرتے ہیں۔

اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں ہے۔ ان شاء اللہ کبھی اور موضوع سے اس بارے میں ایک تفصیلی تحریر شائع کروں گا۔ مجھے تو بتانا یہ تھا کہ آج کل کے غیر مقلدین کے نزدیک شیخ عبدالقادر جیلانی جیسا ولی کامل بھی بدعتی قرار پاتا ہے۔ یہاں گمراہوں کی گمراہی کا یہ عالم ہے کہ ان کا قبروں کی زیارت کے بارے میں کیسے کیسے لوگوں کے بارے میں قول بدلتے ہیں۔

شیخ عبدالقادر جیلانی کی دوسری بدعت

یہ بتلائی ہے کہ وہ اس کے قائل ہیں کہ آنحضور کی قبر کے پاس دعا کرنی اور استغفار کرنا درست ہے۔ (ص ۳۳۱)

شیخ عبدالقادر جیلانی کی تیسری بدعت یہ بتلائی ہے کہ وہ اس کے قائل تھے کہ آنحضور کے روضہ مبارک پر جانے والا آپ کی قبر کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو۔

شیخ کی چوتھی بدعت یہ بتلائی ہے کہ وہ اس کے قائل تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس رخ کیے ہوئے دعا کرتے ہوئے قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے کھڑا رہے۔

شیخ کی پانچویں بدعت یہ بتلائی ہے کہ وہ اس کے قائل تھے کہ اس طرح دعا کی جائے: اللهم اني اسئلك بحمد نبيك صلى الله عليه وسلم

شیخ کی ساتویں بدعت یہ بتلائی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کو چھونا اور اس سے برکت حاصل کی جائے۔

ان امور پر تفصیلی کلام کر کے یہ دکھایا ہے کہ یہ سارے امور شرعاً ناجائز و حرام ہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے مسلک و مذہب اور ان کے عقیدہ کے خلاف ہیں، یہ بات ہر پڑھا لکھا مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

رجب کے مہینہ میں کچھ عبادت کے قائل شیخ جیلانی تھے جن کی کتاب غنیۃ میں اس کا ذکر ہے، یہ قول بھی ان کے بدعتی ہونے کی ایک دلیل ہے۔

شیخ جیلانی کے بدعتی ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ رجب کے بعض ایام میں مخصوص نمازوں کے قائل تھے۔

شیخ جیلانی کے بدعتی ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ وہ ماہ عاشورہ میں مخصوص عبادات کے قائل تھے۔

شیخ جیلانی کے بدعتی ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ وہ نصف شعبان کی رات کو عبادت کے قائل تھے۔

شیخ جیلانی کے بدعتی ہونے کی ایک دلیل ان پی ایچ ڈی والے صاحب کے نزدیک یہ بھی ہے کہ شیخ جیلانی ہر جمعہ میں ظہر اور عصر کے درمیان نماز پڑھنے کے قائل تھے، اور جمعہ کے دن کچھ ذکر کا بیان ہوتا ہے۔

ولى ظلمهم و نحن نعلم هذا القدر الكبير من البدع العملية التي وقع فيها الشيخ الجيلاني و نقلها في مؤلفاته لاهمية لان نعرفه بالشعر و شعر (ص ۴۲۹)

یعنی آخر میں ایک بات سامنے شیخ عبدالقادر جیلانی کی بدعتیں اس قدر زیادہ ہیں جن میں وہ پڑے ہوئے تھے، اللہ بھی ہی صرف یہی ہے کہ ہم ان کے لیے دعا مغفرت کریں۔

اس طرح ان تحریر والے پی ایچ ڈی والے غیر مقلد سلفی صاحب نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے بدعتی اور بدعتی ہونے پر بحث کی ہے، کون مسلمان ہوگا جو شیخ جیلانی کو عقیدہ کا الزام کرے۔

اس کتاب میں ... پی ایچ ڈی صاحب نے تصوف پر بحث کا کلام کیا ہے اور شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی صوفیت کو کیا کچھ کہا ہے، ایک جگہ سے تعجب کے ساتھ فرماتے ہیں:

لكنه جعلها خارجة من منعطف ... الاعتقادية ... تطابق ... اهل السنة والجماعة ... لذلك لم يسلك رحمه الله مسلك الصوفية من اهل السنة والجماعة في ... وحسنها ... عن ... والجماعة في التصوف ... (ص ۳۷)

یعنی جب میں ان کے اعتقادات کو دیکھتا ہوں تو پہلے کے اہل سنت والجماعت کے عقائد کے مطابق ہیں مگر ہم جب ان کا عقائد کے تصوف پر غور کرتے ہیں تو ان میں بڑی بدعتیں پائی جاتی ہیں۔

(باقی صفحہ ... پر)

بی جے پی لیڈروں کا اتحاد

اترپردیش میں مایاوتی کے فیصلوں کے خلاف

اترپردیش میں بی جے پی نے وزیر اعلیٰ مایاوتی کے اس جارحانہ طرز انداز کرتے ہوئے کہ رابطہ کمیٹی دوبارہ حسب منشا تشکیل دیں گی۔ بی جے پی کے کوٹے کے وزیروں کے محکموں کے تحت آنے والے اداروں اور کمیشنوں میں وزیروں کی رضامندی اور سفارش کی بنیاد پر

ہار کے ڈر کی وجہ سے بی جے پی نے بہانہ ملایا: مایاوتی

وزیر اعلیٰ مایاوتی نے کہا کہ بی جے پی نے جیل سے گرنے کے خوف سے دوبارہ انتخابات ہونے پر ممبران اسمبلی کی تعداد ۹۸ سے کم ہو کر ۲۲ ہونے کے خدشے سے بی ایس پی کی حکومت چلانے کے لیے حمایت دی۔ بی ایس پی دوبارہ انتخابات کے لیے پوری طرح تیار تھی۔ [illegible]

آپسی اختلاف دور کیے ہیں ۲۲ انھوں نے بتایا کہ بہت جلد ہی وزیر اعلیٰ سے اس سلسلے میں گفتگو کی جائے گی انھوں نے کہا کہ حکومت کو ختم ہو جائے گی۔ وزیروں کو ان اگر کمیٹی میں رکھا جائے گا تو وہ ایک طرح سے کابینہ کی ذیلی کمیٹی بن جائے گی۔

سنگھ کی جانب پر باہمی صلاح مشورے سے تقریباً تین گھنٹے تک مسلسل ہوئی اس میٹنگ میں بی جے پی کے صدر کلراج مشرا، سابق وزیر اعلیٰ راج ناتھ سنگھ، وزیر شہری ترقیات لال جی ٹنڈن، اوم پرکاش سنگھ، ہرایش چندر شریواستو، حکم سنگھ، بابو رام ایم کام، بی جے پی کے نائب صدر ستیہ دیو سنگھ اور جنرل سکریٹری ڈاکٹر رما پتی ترپاٹھی شامل ہوئے ذرائع کے مطابق باہمی اختلاف اور گلے شکوے دور کرنے کیلئے ہوئی اس میٹنگ کی شروعات ایک دوسرے سے گلے شکوے کرنے سے ہی ہوئی۔ ریاستی صدر مسٹر مشرا نے کہا کہ حکومت میں بیٹھے لوگوں کی طرف سے تنظیم کو لگاتار نظر انداز کیا جا رہا ہے۔

کارکنان حکومت میں بیٹھے لوگوں کے پاس تو پہنچ نہیں پاتے اور ان کا غصہ تنظیم پر اترتا ہے۔ اس سے حالات خراب ہو گئے ہیں۔ سبھی لیڈروں نے اس غلطی کو تسلیم کیا اور کہا کہ انھی کی غلطی دہرانے کے بجائے مستقبل سنوارنے کی بات کی جانی چاہئے۔

بی جے پی کابینہ میں زیادہ سیٹیں مانگے گی

بی جے پی نے بی ایس پی سے کابینہ میں زیادہ سیٹیں مانگنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ذرائع کے مطابق مایاوتی سے بی جے پی اور معاون پارٹیاں اپنے ممبران اسمبلی کی کل تعداد کے تناسب سے حکومت میں حصہ دینے کا مطالبہ کریں گی۔ کہا جاتا ہے کہ کابینہ کی توسیع میں بی جے پی کی طرف سے نئے چہروں کو زیادہ موقع دیا جائے گا۔

حالانکہ بی جے پی نائب صدر ستیہ دیو سنگھ کے مطابق میٹنگ میں کابینہ کی توسیع پر کوئی خاص بحث نہیں ہوئی لیکن انھوں نے اس بات کو مانا کہ وزیر اعلیٰ سے اپیل کی جائے گی کہ وہ تعداد کے ساتھ ساتھ علاقائی پہلو کو بھی دھیان میں رکھتے ہوئے بی جے پی اور معاون پارٹیوں کو نمائندگی دیں انھوں نے کہا کہ بی جے پی کے ایم ایل اے کم ہیں لیکن اس کی عوامی بنیاد اور تنظیمی ڈھانچہ کافی بڑا ہے۔ مسٹر سنگھ کے مطابق سبھی لیڈروں نے کابینہ چھوٹی رکھنے اور نئے وزیروں کو تربیت دینے پر زور دیا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کابینہ کی توسیع میں بی جے پی کی طرف سے نئے چہروں کو زیادہ موقع دیا جائے گا۔

مطالبہ کیا ہے کہ رابطہ کمیٹی میں بی جے پی اور معاون پارٹیوں کے ریاستی صدور کو رکھنا ہوگا آپسی ٹکراؤ ختم کرنے اور بی ایس پی سے مناسب رابطہ کی تحت عمل بنانے کے لیے بی جے پی کے کو اہم ریاستی لیڈروں نے ۱۵ جون کو ایک میٹنگ کر کے یہ طے بھی کیا کہ کسی موضوع پر اختلاف ہونے کے بعد بھی آپس میں ٹکراؤ پیدا نہ کیا جائے ساتھ ہی کھلے دل و دماغ سے اختلافات کو سلجھا لیا جائے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی فیصلہ لیا گیا کہ بی جے پی نامزدگی کی جائے اور جہاں تقرری کی رضامندی کے نامزدگی کی گئی ہے اس کو منسوخ کر دیا جائے ساتھ ہی انھوں نے وزیر اعلیٰ سے اپیل کی ہے کہ وہ دوسرے فیصلوں اور پالیسیوں کو جاری کرنے سے پہلے بی جے پی کے لیڈروں سے صلاح مشورے کریں اس کے لیے بی جے پی لیڈروں نے وقت کے مطابق آپس میں مل بیٹھنے رہنے اور کسی مسئلے پر اجتماعی طور پر فیصلہ کرنے کے عزم کا بھی اظہار کیا ہے۔

میٹنگ میں وزیر اعلیٰ مایاوتی کی جانب سے ایک طرفہ کئے جا رہے فیصلوں کو اتحاد کے اصولوں کے خلاف بتایا گیا ہے اور تسلیم کیا گیا ہے کہ بی جے پی لیڈروں کے باہمی اختلافات کا فائدہ مایاوتی اٹھانے میں لگی ہوئی ہیں۔ بی جے پی لیڈروں نے تسلیم کیا کہ رابطہ کمیٹی میں معاون پارٹیوں کے ریاستی صدور کو نہ رکھے جانے کی اس سے پارٹیوں کے درمیان رابطہ مقصد پورا نہیں ہوگا اس لیے طے کیا گیا کہ مایاوتی کو صاف صاف بتا دیا جائے کہ رابطہ کمیٹی میں بی جے پی اور اس کی معاون پارٹیوں کے ریاستی صدور کو رکھے بغیر کام نہیں چلے گا۔

بی جے پی کے قائم مقام ریاستی صدر ستیہ دیو سنگھ نے بتایا کہ میٹنگ نتیجہ خیز رہی۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کے کام کاج میں اگر معاون پارٹیوں کی شرکت نہیں رہے گی تو بات بڑھ جانے سے پہلے ان کے کام کاج کا دور دراز کے گاؤں تک پہنچنا ضروری ہے اس کے لیے گاؤں سطح تک بی جے پی اور بی ایس پی کارکنان میں رابطہ قائم کرنا ہوگا۔ مسٹر سنگھ نے اس بات کو تسلیم کیا کہ بی جے پی لیڈروں کے اختلافات اور وزیر اعلیٰ مایاوتی کے فیصلوں کی وجہ سے گزشتہ ایک ہفتے میں کافی عجیب سی صورت حال بن گئی تھی اس کو ٹھیک کرنے کے لیے سبھی لیڈر ایک ساتھ بیٹھے تھے۔ ☐☐

ایڈوانی گجرات کی نسل کشی کے اصل ذمہ دار

آل انڈیا پروگریسو ومنس ایسوسی ایشن کی رپورٹ میں الزام

آل انڈیا پروگریسو ومنس ایسوسی ایشن نے آج تحقیقی الزام لگایا کہ وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی گجرات کی نسل کشی کے ماسٹر مائنڈ ہیں اور گجرات میں جو کچھ بھی ہوا ہے اس کے پس پشت ان کی منصوبہ بندی کارفرما ہے اس نے مطالبہ کیا کہ نہ صرف یہ کہ وہ کابینہ سے مستعفی ہوں بلکہ الگ سیاست سے بھی الگ ہوں۔ ایسوسی ایشن کی ٹیم نے حال ہی میں گجرات کا چار روزہ دورہ کیا تھا اور فسادات کے تعلق سے معلومات اکٹھا کی تھیں۔ اس نے ریاست میں کچھ دنوں تک تشدد جاری رہنے پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس نے گجرات کے سماج کو کس طرح فرقہ وارانہ خطوط پر تقسیم کر دیا ہے۔ اے پی آئی ڈبلیو اے نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ایڈوانی اس قتل عام کے براہ راست ذمہ دار ہیں اور افسوسناک بات یہ ہے کہ وہ اس ریاست کے کارکن ہیں گجرات پارلیمانی حلقے کی نمائندگی کرتے ہیں اس لیے انھیں چاہئے کہ وہ فوری طور پر استعفیٰ دیں۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ۷ جولائی کو ملک گیر احتجاج کرے گی۔ اس نے کہا کہ ایڈوانی نے حال ہی میں اپنے ایک دورۂ گجرات میں مودی سرکار کو کلین چٹ دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان کی ہمدردیاں فسادیوں کے ساتھ ہیں حالانکہ انھیں چاہئے تھا کہ خطاکاروں کو سزا دیتے اور فسادزدگان کی بازآبادکاری کے کاموں کو ترجیح دیتے۔ ایسوسی ایشن کے مطابق مودی ابھی تک فسادزدگان میں اعتماد بحال کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے ہیں۔ اس لیے انھیں فوراً اقتدار سے بے دخل کر دیا جانا چاہیے۔ علاوہ ازیں جن پولیس افسران نے فساد میں حصہ لیا ہے ان کو برطرف کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مسلم علاقوں میں تحقیقی

(باقی صفحہ پر)

ایسوسی ایشن کے مطالبات

- ایڈوانی وزارت اور پارلیمنٹ سے فوراً مستعفی ہوں۔
- مودی کو فوراً برطرف کیا جائے۔
- مسلم علاقوں میں تحقیقی فرقہ کے افسران تعینات ہوں۔
- بازآبادکاری کے کاموں میں تیزی لائی جائے۔
- جو پولیس افسران فساد کے ذمہ دار ہیں انھیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

منظور شدہ تجاویز اجلاس رابطہ مدارس دار العلوم دیوبند

تجویز نمبر ۱

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ کے دستور کی منظوری

تجویز نمبر ۲

مدارس اسلامیہ کے خلاف فرقہ پرست تنظیموں کی بیجا الزامات سے متعلق

تجویز نمبر ۳

مدارس کی بقاء میں حکومت کی رویہ سے متعلق

تجویز نمبر ۴

مدارس اسلامیہ کی داخلی نظام سے متعلق

وفیات

حادثۂ وفات

اخباری اطلاع نامہ معاملہ [illegible]

ہدایت اللہ [illegible]

بقیہ: صدارتی انتخاب کی روایت

بقیہ: کس طرح معمولی سے [illegible]

بقیہ: شیخ عبد القادر جیلانی

بقیہ: ڈاکٹر [illegible]

بقیہ: ایڈوانی [illegible]

بقیہ: [illegible]

فہرست عطیہ دہندگان ریلیف فنڈ جمعیۃ علماء ہند برائے گجرات

بقیہ: ہیتی میں اسلام

ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 24/25 June 2002
26 JUNE - 4 JULY 2002
R. N. I. NO. - 38985/82
Postal Registration No. - DL - 11052/2002

منظر پس منظر

منصور علی خاں کا قلم

مصلحت پسندی، موقع پرستی • تفرقی پالیسی • کانشی رام کا بیان

مصلحت پسندی، موقع پرستی

[illegible]

کانشی رام کا بیان

[illegible]

تفرقی پالیسی

[illegible]

الجمعیۃ

پرنٹر و ناشر : مولانا اسجد مدنی

[illegible]

گجرات کے ہولناک فساد کے متاثرین کی بھرپور امداد و اعانت کیجئے - امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہٗ کی اپیل